سوال

(86)جنگل میں قصر اور جمع کے ساتھ نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم کچھ لوگ جنگل میں گئے تو کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم نماز کو قصر کریں اور جمع کرکے ادا کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر جنگل میں وہ جگہ جہاں تم گئے تھے، تمہارے گھروں سے اتنی دور ہے کہ وہاں تک جانا سفر شمار ہوتا ہو تو پھر جمع وقصر میں کوئی حرج نہیں، بلکہ پوری نماز پڑھنے کی نسبت قصر کرکے پڑھنا افضل ہوگا۔ یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی دو دو رکعتیں پڑھ لی جائیں۔ جبکہ دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا ایک رخصت ہے جو چاہے اس کو اختیار کرے اور جو چاہے اختیار نہ کرے، جمع کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ظہر وعصر مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھ لیا جائے، اگر مسافر مقیم ہوگیا ہو اور وہ آرام سے ہو تو پھر جمع کو ترک کرنا افضل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجة الوداع کے وقت منی میں اقامت کے دوران نماز کو قصر تو کیا لیکن جمع نہیں کیا تھا۔ ہاں !البتہ عرفہ ومزدلفہ آپؐ نے ضرورت کی وجہ س ضرور نمازیوں کو جمع کرکے ادا فرمایا تھا اور اگر ایک جگہ مسافر کا چار دن سے زیادہ اقامت کا ارادہ ہو تو احتیاط اس میں ہے کہ وہ قصر نہ کرے بلکہ پوری نماز پڑھے یعنی چار رکعتوں والی نماز کی چار رکعتیں ہی پڑھے، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور اگر اقامت چار دن یا اس سے کم ہو تو پھر قصر کرنا افضل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص234

محدث فتویٰ